www.KitaboSunnat.com

مقالات (غازی عزیز)

حدیث چلّہ کشی محدثین کی نظر میں

اکثر صوفیاء اور خانقاہیت کے مبلغین تطہیرِ قلوب، تزکیۂ نفس، قربِ الٰہی، معرفتِ حق، اخلاص فی العبادت اور حکمت علی اللسان کے حصول کے لیے "چلّہ کشی" پر بہت زور دیتے ہیں۔ چنانچہ مولانا محمد زکریا کاندھلوی صاحب مرحوم (سابق شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور، یوپی۔ بھارت) چلّہ کشی کے اثبات اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"...... اور چالیس دن کی خصوصیت بظاہر اس وجہ سے ہے کہ حالات کے تغیر میں چالیس دن کو خاص دخل ہے، چنانچہ آدمی کی پیدائش کی ترتیب جس حدیث میں آتی ہے اس میں بھی چالیس دن تک نطفہ رہنا پھر گوشت کا ٹکڑا چالیس دن تک اسی طرح چالیس چالیس دن میں اس کا تغیر ذکر فرمایا ہے۔ اسی وجہ سے صوفیاء کے یہاں چلّہ بھی خاص اہمیت رکھتا ہے۔"[1]

جب "چلّہ کشی" کے حامی اور مبلغ علماء سے اس کی شرعی دلیل طلب کی جاتی ہے تو مندرجہ ذیل حدیث بطورِ سند انتہائی زور و شور کے ساتھ پیش کی جاتی ہے:

"مَنْ أَخْلَصَ لِلّٰهِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ظَهَرَتْ يَنَابِيْعُ الْحِكْمَةِ عَلٰى لِسَانِهٖ."

"جس نے اللہ کے لیے چالیس روز تک خلوص اختیار کیا تو (اللہ کی جانب سے) اس کی زبان پر حکمت کی باتیں ظاہر ہونے لگتی ہیں۔"

[1] تبلیغی نصاب (فضائل نماز، باب دوم) مصنفہ مولانا محمد زکریا کاندھلوی مرحوم صفحہ ۳۸۸ طبع کتبہ امدادیہ ملتان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ حدیث متعدد طرق سے وارد ہوئی ہے، بعض روایات میں الفاظ کا تھوڑا ردّ و بدل بھی پایا جاتا ہے۔ اس حدیث کو ابونعیمؒ نے "حلیۃ الأولیاء"[۲] میں، ابوحامد الغزالیؒ نے "إحیاء علوم الدین"[۳] میں، جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی (م ۹۱۱ھ) نے "الدرر المنتثرۃ فی الاحادیث المشتھرۃ"[۴]، "اللآلی المصنوعۃ فی الأحادیث الموضوعۃ"[۵] اور "الجامع الصغیر"[۶] میں، حسین المروزی نے "زوائد الزھد"[۷] میں، امام احمد بن حنبلؒ نے "الزھد" میں، ابن ابی شیبہؒ نے "مصنف" میں، ہناد بن السریؒ نے "الزھد" میں، ابن ابی الدنیا نے "کتاب ذم الدنیا" میں، دارمیؒ[۸] و ابن عدیؒ اور دیلمیؒ وغیرہ نے مرفوعاً و مرسلاً ہر دو طرح روایت کیا ہے۔ نیز علامہ منذریؒ نے "الترغیب والترھیب"[۹] میں، قضاعیؒ نے "مسند الشھاب"[۱۰] میں، علامہ عبدالرؤف المناویؒ نے "فیض القدیر"[۱۱] میں، علامہ خزرجی نے "خلاصۃ تذھیب الکمال فی أسماء الرجال"[۱۲] میں نورالدین سمہودیؒ (م ۹۱۱ھ) نے "الغماز علی اللمّاز فی الموضوعات المشھورات"[۱۳] میں حافظ تقی الدین احمد بن عبدالحلیم بن تیمیہؒ نے "أحادیث القصاص"[۱۴] میں، علامہ بدرالدین محمد بن عبداللہ الزرکشیؒ (م ۷۹۴ھ) نے "اللآلی المنثورۃ فی الأحادیث المشھورۃ"[۱۵] میں، عبدالرحمٰن بن علی بن محمد عمر الشیبانی الشافعی الاثریؒ (م ۹۴۴ھ) نے "تمییز الطیب

۲؎ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ج ۵، ص ۱۸۹ ۳؎ احیاء علوم الدین للغزالیؒ ج ۴، ص ۳۶۵
۴؎ الدرر المنتثرۃ للسیوطیؒ ص ۳۴۲ طبع جامعۃ ریاض ۱۹۸۳ء۔ ۵؎ اللآلی المصنوعۃ للسیوطیؒ ج ۲ ص ۳۲۸تا ۳۲۹ طبع دار المعرفۃ بیروت ۱۹۷۵ء ۶؎ الجامع الصغیر للسیوطیؒ ص ۸۳۶۱
۷؎ زوائد الزھد للمروزیؒ ج ۱ ص ۲۰۲ ۸؎ دارمی ج ۱، ص ۳۵۹
۹؎ الترغیب والترھیب للمنذریؒ ج ۱ ص ۵۶۔ ۱۰؎ مسند الشھاب للقضاعیؒ ج ۱ ص ۳۰۔ ۱۱؎ فیض القدیر للمناویؒ ج ۶ ص ۲۳، طبع مصطفیٰ محمد بمصر ۱۹۳۸ء
۱۲؎ خلاصۃ تذھیب الکمال للخزرجیؒ ص ۸۲ ۱۳؎ الغماز علی اللمّاز للسمہودیؒ ص ۲۰۷، طبع دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۹۸۶ء ۱۴؎ احادیث القصاص لابن تیمیہؒ ص ۷۲-۷۳ طبع المکتب الاسلامی بیروت ۱۹۸۵ء ۱۵؎ اللآلی المنثورۃ للزرکشی ص ۱۳۷ طبع دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۹۸۶ء

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

من الخبیث فیما یدور علی ألسنة الناس من الحدیث[16]" میں، نورالدین علی بن محمد بن سلطان المشہور بالملا علی القاری (م ۱۰۱۴ھ) نے "الاسرار المرفوعة فی الاخبار الموضوعة المعروف بالموضوعات الکبریٰ[17]" میں، ابو عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبیؒ (م ۷۴۸ھ) نے "میزان الاعتدال فی نقد الرجال[18]" میں، محمد درویش حوت البیروتیؒ نے "أسنی المطالب فی الأحادیث المختلفة المراتب[19]" میں، محمد بن علی الشوکانیؒ (م ۱۲۵۰ھ) نے "الفوائد المجموعة فی الاحادیث الموضوعة[20]" میں، اسماعیل بن محمد العجلونی الجراحیؒ (م ۱۱۶۲ھ) نے "کشف الخفاء ومزیل الالباس عما اشتهر من الاحادیث علی ألسنة الناس[21]" میں، شمس الدین ابی الخیر محمد بن عبدالرحمن السخاویؒ (م ۹۰۲ھ) نے "المقاصد الحسنة فی بیان کثیر من الاحادیث المشتهرة علی الألسنة[22]" میں، ابوالحسن علی بن محمد بن عراق الکنانیؒ (م ۹۶۳ھ) نے "تنزیه الشریعة المرفوعة عن الاخبار الشنیعة الموضوعة[23]" میں، عبدالرحمن بن علی بن الجوزی التیمی القرشیؒ (م ۵۹۷ھ) نے "الموضوعات[24]" میں، صنعانیؒ نے "الأحادیث الموضوعات[25]" میں، حافظ عراقیؒ نے "تخریج الاحیاء" میں اور علامہ شیخ محمد ناصر الدین الالبانی حفظہ اللہ نے "سلسلة الأحادیث الضعیفة والموضوعة" میں اس کو وارد کیا ہے۔

ذیل میں اس روایت کے جملہ طرق اور اُن کا علمی جائزہ پیش کیا جاتا ہے:

---

16. تمییز الطیب للشیبانیؒ ص ۱۶۷ طبع دارالکتب العلمیة بیروت ۱۹۸۱ء
17. الاسرار المرفوعة للقاریؒ ص ۲۱۷-۲۱۸ - طبع دارالکتب العلمیة بیروت ۱۹۸۵ء
18. میزان الاعتدال للذہبیؒ ج ۲ ص ۲۶۵ طبع دارالکتب العلمیة بیروت۔
19. أسنی المطالب للحوت بیروتیؒ ص ۲۸۰ طبع دارالکتاب العربی بیروت ۱۹۸۴ء
20. الفوائد المجموعة للشوکانیؒ ص ۲۴۳ طبع مطبعة السنة المحمدیه بمصر ۱۹۶۸ء
21. کشف الخفاء للعجلونیؒ ج ۲ ص ۲۹۲-۲۹۳ طبع مؤسسة الرسالة بیروت ۱۹۸۵ء
22. المقاصد الحسنة للسخاویؒ ص ۳۹۵ طبع دارالکتب العلمیة بیروت ۱۹۸۱ء
23. تنزیه الشریعة المرفوعة لابن عراق الکنانی ج ۲ ص ۳۰۵ طبع دارالکتب العلمیة بیروت ۱۹۸۱ء
24. الموضوعات لابن الجوزیؒ ج ۳ ص ۱۳۴-۱۳۵ طبع مکتبة السلفیة المدینة المنورة ۱۹۶۶ء
25. الاحادیث الموضوعة للصنعانیؒ ص ۲۔
26. سلسلة الاحادیث الضعیفة والموضوعة للألبانی ج ۱ ص ۵۵-۵۶

www.KitaboSunnat.com

(الف) قَالَ اَبُوْ نُعَيْمٍ : حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ يُوْسُفَ الشَّكْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَيَانٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ الْوَاسِطِيُّ اَنْبَأَنَا حَجَّاجٌ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ اَخْلَصَ لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ظَهَرَتْ يَنَابِيْعُ الْحِكْمَةِ عَلٰى لِسَانِهٖ "

اس حدیث کو حافظ ابو نعیمؒ نے "حلیۃ الاولیاء"[۲۷] میں روایت کیا ہے، لیکن اس کی سند میں کئی رواۃ مجروح ہیں۔

(۱) یزید الواسطی جو یزید بن عبد الرحمٰن الدالانی الواسطی ہے کے متعلق حافظ محمد بن حبان بن احمد ابی حاتم التمیمی البستی (م ۳۵۴ھ) اور ان کے حوالہ سے امام ابن الجوزیؒ، امام سیوطیؒ، علامہ ابن عراق الکنانیؒ اور شیخ محمد ناصر الدین الالبانی حفظہ اللہ وغیرہ تحریر فرماتے ہیں کہ وہ کثیر الخطاء، فاحش الوہم اور روایات میں ثقات کی مخالفت کرنے والا تھا، پس اس سے احتجاج درست نہیں ہے"۔ علامہ ابو الحسن احمد بن عبد اللہ بن صالح العجلی الکوفیؒ (م ۲۶۱ھ) نے اس پر کوئی کلام نہیں کیا ہے۔ علامہ احمد بن علی بن حجر عسقلانیؒ (م ۸۵۲ھ) فرماتے ہیں: "صدوق ہے کثرت کے ساتھ خطاء اور تدلیس کرتا ہے"۔ امام ذہبیؒ فرماتے ہیں: "ابو حاتمؒ نے اُسے صدوق کہا ہے۔ امام احمد بن محمد بن حنبل الشیبانیؒ (م ۲۴۱ھ) کہتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن عدی فرماتے ہیں کہ اس کی حدیث میں لچک ہوتی ہے۔ مگر وہ اس کی حدیث لکھا کرتے تھے"۔ صحاح ستہ میں یزید الواسطی سے کوئی حدیث مروی نہیں ہے۔ اس کے تفصیلی ترجمہ کے لیے "المجروحین من المحدثین والضعفاء والمتروکین" لابن حبان، "التاریخ الکبیر" للبخاری، "معرفۃ الثقات" للعجلیؒ، "تقریب التہذیب" لابن حجرؒ، "تہذیب التہذیب" لابن حجرؒ، "التعریف لاھل التقدیس بمراتب الموصوفین بالتدلیس" لابن حجرؒ، "الجرح والتعدیل" لابن ابی حاتمؒ، "تاریخ واسط"، "کتاب الاسامی والکنیٰ" لاحمد بن حنبلؒ، "میزان الاعتدال فی نقد

---

[۲۷] حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ج ۵ ص ۱۸۹

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرجال" للذہبیؒ، "المغنی فی الضعفاء" للذہبیؒ، "کتاب الموضوعات" لابن الجوزیؒ، "اللآلی المصنوعۃ" للسیوطیؒ، تحفۃ الأحوذی" للشیخ عبدالرحمن المبارکفوریؒ، "سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ" للألبانی اور سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ" للألبانی وغیرہ کی طرف رجوع فرمائیں[28]

اس سند میں دوسرا مجروح راوی حجاج یعنی حجاج بن ارطاۃ النخعی الکوفی ہے۔ جس کے متعلق امام بخاریؒ اور علامہ نورالدین علی بن ابی بکر الہیثمیؒ (م ۸۰۷ھ) وغیرہ فرماتے ہیں کہ "مدلس" ہے۔ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں: "صدوق مگر کثیر الخطاء اور مدلس ہے۔" ابن حبانؒ فرماتے ہیں: "ابن مبارکؒ، یحییٰ القطانؒ، ابن مہدیؒ یحییٰ بن معینؒ اور احمد بن حنبلؒ نے اسے ترک کیا ہے۔" ابوحاتم بیان کرتے ہیں: "حجاج نے جن کو دیکھا ہے اور جن کو نہیں دیکھا ان دونوں کے ساتھ تدلیس کرتا ہے۔" عقیلیؒ فرماتے ہیں: "یحییٰ بن الحارث المحاربیؒ نے بیان کیا کہ ہمیں زائدہؒ نے حجاج بن ارطاۃ کی حدیث ترک کرنے کا حکم دیا ہے۔ عبداللہ بن مبارکؒ کا قول ہے کہ حجاج بن ارطاۃ تدلیس کرتا ہے۔ علی بن مدینیؒ فرماتے ہیں: میں نے حجاج کو عمداً ترک کیا ہے۔ میں اس سے کوئی حدیث نہیں لکھتا۔ بخاریؒ نے بھی اس کو ساقط کیا ہے۔ چنانچہ

---

[28] کتاب المجروحین لابن حبان ج ۳ ص ۱۰۵-۱۰۶ طبع دار الباز مکۃ المکرمۃ، التاریخ الکبیر للبخاریؒ ج ۴ ص ۳۴۶، معرفۃ الثقات للعجلیؒ ج ۲ ص ۲۹۹ طبع مکتبۃ الدار المدینۃ المنورۃ ۱۹۸۵ء، تقریب التہذیب لابن حجرؒ ج ۲ ص ۲۱۶ طبع دار المعرفۃ بیروت ۱۹۷۵ء، تہذیب التہذیب لابن حجرؒ ج ۱۲ ص ۸۲، تعریف اہل التقدیس لابن حجرؒ ص ۱۱۹ طبع دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۹۸۴ء، الجرح والتعدیل لابن ابی حاتمؒ ج ۴ ص ۳۰۰ طبع حیدرآباد دکن ۱۳۷۱ھ، تاریخ واسط ص ۱۱۹-۱۲۰، الاسامی والکنی لأحمد بن حنبلؒ طبع ص ۶۲-۶۳ مکتبۃ دار الاقصیٰ کویت ۱۹۸۵ء، میزان الاعتدال للذہبیؒ ج ۴ ص ۴۳۲ طبع دار المعرفۃ بیروت، المغنی فی الضعفاء للذہبیؒ ترجمہ ۱۳۲، کتاب الموضوعات لابن الجوزیؒ ج ۳ ص ۱۴۴-۱۴۵ اللآلی المصنوعۃ للسیوطیؒ ج ۲ ص ۳۲۶، تحفۃ الاحوذی للمبارکفوریؒ ج ۴ ص ۲۹۳ طبع دہلی ۱۳۴۳ھ، سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانی ج ۱ ص ۵۶، ج ۲ ص ۲۸۳، سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ للألبانی ج ۲ ص ۳۲، ج ۳ ص ۲۰۲۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی صحیح میں اس سے کوئی روایت نہیں لی ہے بلکہ اس کا تذکرہ کتاب الضعفاء میں کیا ہے"۔ علامہ عجلیؒ فرماتے ہیں کہ جائز الحدیث مگر صاحب ارسال ہے اور یحییٰ بن کثیرؒ، مجاہدؒ اور مکحولؒ سے مرسلاً روایت کرتا ہے حالانکہ ان میں سے کسی سے اس کا قطعاً سماع نہیں ہے"۔ ابن عدیؒ فرماتے ہیں: "حجاج وہ راوی ہے جس کی حدیث لکھی جاتی ہے"۔ ابن خذیمہ کا قول ہے کہ "اس کے ساتھ کوئی حجت نہیں مگر جب وہ "انا" اور "سمعت" کے ساتھ کوئی روایت بیان کرے"۔ بزارؒ فرماتے ہیں "حافظ لیکن مدلس تھا اور فی نفسہ معجب بھی"۔ شعبہؒ اس کی ثناء بیان کرتے ہیں لیکن ثوریؒ نے اس میں لچک بتائی ہے۔

امام ذہبی نے اس کا تذکرہ معرفۃ الرواۃ المتکلم فیہم بما لا یوجب الرد میں کیا ہے۔ آں رحمہ اللہ "میزان الاعتدال" میں فرماتے ہیں: "أحد الأعلام ہے لیکن اس کے ساتھ لین الحدیث بھی ہے۔ امام احمدؒ اسے حفاظ میں سے بتاتے ہیں۔ ابن معینؒ کہتے ہیں کہ قوی نہیں ہے، صدوق ہے اور تدلیس کرتا ہے۔ قطانؒ کا قول ہے کہ وہ اور ابن اسحاق میرے نزدیک ہم پلہ ہیں۔ ابو حاتمؒ کہتے ہیں کہ اگر "حدثنا" کہے تو وہ صالح ہے۔ نسائیؒ کا قول ہے کہ قوی نہیں ہے۔ دارقطنیؒ وغیرہ کا قول ہے کہ اس کے ساتھ کوئی حجت نہیں ہے۔

حجاج کے تفصیلی ترجمہ کے لیے ملاحظہ فرمائیں "الضعفاء الصغیر للبخاریؒ"، "التاریخ الکبیر للبخاریؒ"، "تقریب التہذیب لابن حجرؒ"، "تہذیب التہذیب لابن حجرؒ"، "تعریف اہل التقدیس لابن حجرؒ"، "تاریخ بغداد للخطیبؒ"، "طبقات الحفاظ للسیوطیؒ"، "سیر اعلام النبلاء للذہبیؒ"، "مجموع الضعفاء والمتروکین للسیروان"، "معرفۃ الثقات للعجلیؒ"، "مجمع الزوائد للہیثمیؒ"، "کاشف للذہبیؒ"، "الکامل فی الضعفاء لابن عدیؒ"، فہارس مجمع الزوائد للزغلول، معرفۃ الرواۃ للذہبیؒ، "میزان الاعتدال للذہبیؒ"، "الضعفاء الکبیر للعقیلیؒ"، "کتاب المجروحین لابن حبانؒ"، "تحفۃ الاحوذی للمبارکفوریؒ"، "الموضوعات لابن الجوزیؒ"، اللآلی المصنوعۃ للسیوطیؒ، سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للالبانی، سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ للالبانی وغیرہ۔[۲۹]

---

۲۹ الضعفاء الصغیر للبخاریؒ ترجمہ ۷۵"، "التاریخ الکبیر للبخاریؒ ج ۲ ص ۳۷۸، (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) اس روایت کا تیسرا ہدفِ تنقید راوی محمد بن اسماعیل عنہ المحدثین "مجہول" ہے۔ ابن اسماعیل کے "مجہول" ہونے کی شہادت علامہ ابنِ جوزیؒ، علامہ سیوطیؒ علامہ ابنِ عراق الکنانیؒ اور علامہ محمد ناصر الدین الألبانی حفظہ اللہ وغیرہ نے دی ہے۔[۳۰]

اس روایت کے ناقابلِ اعتماد ہونے کی ایک چوتھی علت یہ بھی ہے کہ حجاج بن ارطاۃ کا تابعی مکحول الدمشقی سے سماع نہیں ہے۔ جیسا کہ علامہ عجلیؒ نے بصراحت ذکر کیا ہے۔[۳۱] اسی طرح مکحول الدمشقی کا حضرت ابوایوب انصاریؓ سے ملاقات ہونا بھی غیر درست ہے۔ جیسا کہ علامہ ابن جوزیؒ، علامہ سیوطیؒ اور علامہ ناصر الدین الألبانی وغیرہ نے لکھا ہے۔ علامہ ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں کہ "محمد بن سعدؒ نے ذکر کیا ہے کہ علماء نے مکحول کی روایت کی قدح کی ہے۔ ان میں سے بعض کا قول ہے کہ وہ ضعیف الحدیث بھی تھے"۔ عجلیؒ مکحول کو "ثقہ" قرار دیتے ہیں ابنِ حجر عسقلانیؒ "ثقہ مگر کثیر الارسال فرماتے ہیں۔ ابن خراشؒ نے مکحول کو "صدوق"

گذشتہ سے پیوستہ، "تقریب التہذیب" لابن حجرؒ ج ۱ ص۱۵۲، "تہذیب التہذیب" لابنِ حجرؒ ج ۲ ص۱۲۶، "تعریف اہل التقدیس" لابن حجرؒ ص۱۲۵، "تاریخ بغداد" للخطیبؒ ج ۵، ص۲۳۲، طبقات الحفاظ للسیوطیؒ ص۸۱، "سیر أعلام النبلاء" للذہبیؒ ج ۷، ص۶۹، "کاشف" للذہبیؒ ج ۱ ص۲۰۵، "معرفۃ الرواۃ" للذہبیؒ ص۸۵، طبع دار المعرفۃ بیروت سنہ ۱۹۸۶ء، "میزان الاعتدال" للذہبیؒ ج ۱ ص۴۵۸-۴۶۰، "مجموع الضعفاء والمتروکین للسیروانؒ ص۴۲۳، طبع دار القلم بیروت سنہ ۱۹۸۵ء، "معرفۃ الثقات" للعجلیؒ ج ۱ ص۲۸۴، "مجمع الزوائد" للہیثمیؒ ج ۴ ص۲۸۸ طبع دار الکتب العربی بیروت سنہ ۱۹۸۲ء، "الکامل فی الضعفاء" لابن عدیؒ ج ۲ ص۶۴۶، فہارس "مجمع الزوائد" للزغلولؒ ج ۳ ص۲۶۷، طبع دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۹۸۶ء، "الضعفاء الکبیر" للعقیلیؒ ج ۱ ص۲۸۳-۲۸۴ طبع دار کتب العلمیۃ بیروت سنہ ۱۹۸۴ء، "کتاب المجروحین" لابنِ حبان ج ۱ ص۲۲۵-۲۲۸، "تحفۃ الأحوذی" للمبارکفوریؒ ج ۱ ص۲۳۱، ۳۴۲، ج ۲ ص۱۱۳، "الموضوعات" لابن الجوزیؒ ج ۳ ص۱۲۲-۱۲۵، "اللآلی المصنوعۃ" للسیوطیؒ ج ۲ ص۳۲۷، "سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ" للألبانی ج ۱ ص۵۲، ج ۲ ص۱۳، ج ۳ ص۲۰، ۳۵، ۵۸، ۶۲، "سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ" للألبانی ج ۱ ص۱۵۳، ۲۳۴، ج ۲ ص۱۱، ۲۰۲، ج ۴ ص۱۷، ۲۸۴۔

۳۰ھ الموضوعات لابن الجوزیؒ ج ۳ ص۱۲۲-۱۲۵، "اللآلی المصنوعۃ" للسیوطیؒ ج ۲ ص۳۲۷-۳۲۹، "سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ" للألبانی ج ۱ ص۵۶۔ ۳۱ھ "معرفۃ الثقات" للعجلیؒ ج ۱ ص۲۸۴۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتایا ہے۔ امام ذہبیؒ فرماتے ہیں: "ایک سے زیادہ علماء نے ان کو ثقہ بتایا ہے لیکن ابن سعدؒ کا قول ہے کہ ایک جماعت نے اُن کی تضعیف بھی کی ہے۔ میں (یعنی ذہبیؒ) کہتا ہوں کہ وہ صاحب تدلیس ہیں اور کثرت کے ساتھ بار سال روایت کرتے ہیں۔" مکحول الدمشقی کے تفصیلی ترجمہ کے لیے "معرفۃ الثقات" للعجلیؒ، "تقریب التہذیب" لابن حجرؒ، "تہذیب التہذیب" لابن حجرؒ، "طبقات الحفاظ" للسیوطیؒ، "سیر أعلام النبلاء" للذہبیؒ، "میزان الاعتدال للذہبیؒ "معرفۃ الرواۃ" للذہبی، "کتاب الاسامی والکنی" لاحمد بن حنبلؒ، "مجمع الزوائد" للہیثمیؒ، "فہارس مجمع الزوائد" للزغلولؒ، "تحفۃ الاحوذی" للمبارکفوریؒ، "الموضوعات" لابن الجوزیؒ، اللآلی المصنوعۃ للسیوطیؒ، سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للالبانی اور سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی وغیرہ کی طرف مراجعت فرمائیں۔[32]

ابونعیمؒ کے اس طریق کو امام ابن الجوزیؒ نے "الموضوعات" میں وارد کیا ہے اور فرماتے ہیں کہ "اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرنا درست نہیں ہے[33]"۔ اسی طرح علامہ شیباقیؒ، ملا علی القاریؒ، حوت البیروتیؒ، علامہ عجلونیؒ، ابن عراق

۳۲ـہ معرفۃ الثقات للعجلیؒ ج۲ ص۲۹۶، "تقریب التہذیب" لابن حجرؒ ج۲ ص۲۷۳، "تہذیب التہذیب لابن حجرؒ ج۱۰ ص۲۸۹، "تعریف اہل التقدیس" لابن حجرؒ ص۱۱۳، "طبقات الحفاظ" للسیوطیؒ ص۴۲، "سیر أعلام النبلاء" للذہبی ج۵ ص۱۵۹، "میزان الاعتدال" للذہبیؒ ج۴ ص۱۷۷-۱۷۸، معرفۃ الرواۃ للذہبیؒ ص۱۲۹، "کتاب الاسامی والکنی" لاحمد بن حنبلؒ ص۱۱۹، "مجمع الزوائد" للہیثمیؒ ج۵ ص۲۲۲،۲۶، "فہارس مجمع الزوائد" للزغلولؒ ج۲ ص۴۰۳، "تحفۃ الاحوذی للمبارکفوریؒ ج۱ ص۳۵۳، "الموضوعات" لابن الجوزیؒ ج۳ ص۱۴۴-۱۴۵، "اللآلی المصنوعۃ" للسیوطیؒ ج۲ ص۳۲۷، ۳۲۹، "سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للالبانی ج۱ ص۲۱، ۳۳، ص۱۳۵، ۳۹۸، ۵۵۳، ۶۴۵، "سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی ج۲ ص۱۹، ۶۲۳، ج۴ ص۵۸۱،

۳۳ـہ "الموضوعات" لابن الجوزیؒ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الکنانی ؒ، اور علامہ سخاویؒ فرماتے ہیں کہ "یہ ضعیف الاسناد ہے"[۳۴]، لیکن علامہ جلال ال
سیوطیؒ نے حضرت ابوایوب انصاریؓ کی مذکورہ بالا مرفوع روایت کے غیر درست
ہونے کا اعتراف کرنے کے باوجود علامہ ابن الجوزیؒ پر تعقب کرتے ہوئے لکھا ہے
"تخریج الاحیاء میں حافظ عراقیؒ سے اس حدیث کی تضعیف میں خطا ہوئی ہے
اس کا ایک مرسل طریق "علی مکحول" بھی ہے۔ جس میں نہ محمد بن اسماعیل ہے او
نہ یزید"[۳۵] (پھر آں رحمہ اللہ اس مرسل طریق کو بیان کرتے ہیں جس کا ذکر آگے انشاء ال
طریق "د" کے تحت آئے گا۔)

(ب) اس روایت کا دوسرا طریق ابن عدیؒ نے اس طرح بیان کیا ہے:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مِهْرَانَ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ زَهِدَ فِي الدُّنْيَا أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَأَخْلَصَ فِيهَا لِلّٰهِ أَخْرَجَ اللّٰهُ عَلَىٰ لِسَانِهِ يَنَابِيعَ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهِ "

ابوموسیٰ اشعریؓ کی ابن عدیؒ کے طریق سے وارد ہونے والی اس روایت کو
علامہ ذہبیؒ نے "میزان الاعتدال" میں علامہ شوکانیؒ نے "الفوائد المجموعۃ" میں
اور علامہ سیوطی نے اللآلی المصنوعۃ میں امام ابن الجوزیؒ کی "الموضوعات" میں
بیان کردہ روایت کے بمقابلہ معمولی لفظی اختلاف کے ساتھ یوں بیان کیا ہے۔

"مَنْ زَهِدَ فِي الدُّنْيَا أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَأَخْلَصَ فِيهَا الْعِبَادَةَ أَجْرَى اللّٰهُ عَلَىٰ لِسَانِهِ يَنَابِيعَ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهِ"

ابن عدیؒ کی اسی روایت کو علامہ ابن الجوزیؒ کے حوالے سے علامہ سخاویؒ او
علامہ عجلونیؒ نے اس طرح بیان کیا ہے "مَا مِنْ عَبْدٍ يُخْلِصُ لِلّٰهِ أَرْبَعِينَ

۳۴ـ الاسرار المرفوعۃ للقاری ص۲۱۷-۲۱۸، اسنی المطالب للحوت بیروتی ص
کشف الخفاء للعجلونی ج ۲ ص۲۹۲، ۲۹۳، المقاصد الحسنۃ للسخاویؒ ص۳۹۵، ۳۹۶، تنزیہ
الشریعۃ المرفوعۃ لابن عراق ج ۲ ص۳۰۵، تمییز الطیب للشیبانی ص۱۶۶ ۳۵ـ اللآلی المصنوعۃ للسیوطی ج ۲ ص۳۲۸-۳۲۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یَوْماً الخ" حالانکہ "الموضوعات" لابن الجوزی میں ابنِ عدیؒ کی روایت مذکورہ[36] الفاظ کے ساتھ مروی نہیں ہے۔

اس روایت کے متعلق علامہ ابن الجوزیؒ، علامہ سیوطی، علامہ ابنِ عراق الکنانی اور علامہ شوکانی رحمہم اللہ فرماتے ہیں : ابنِ عدی کا قول ہے کہ یہ حدیث "منکر" ہے اور عبد الملک مجہول ہے"۔ علامہ ذہبیؒ نے عبد الملک بن مہران کے ترجمہ میں اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد اس پر "باطل" ہونے کا حکم لگایا ہے۔[37]

اس روایت کے مجروح راوی عبد الملک بن مہران الرفاعی کے متعلق علامہ ابنِ عراق الکنانیؒ فرماتے ہیں کہ "احادیثِ باطلہ روایت کرتا ہے"۔ علامہ ہیثمیؒ فرماتے ہیں "عقیلیؒ نے اسے صاحب مناکیر بتایا ہے۔ ابن ابی حاتمؒ نے اسے مجہول بتایا اور اس کی ایک حدیث نقل کر کے اسے باطل قرار دیا ہے"۔ خطیب نے بھی کچھ ایسا ہی لکھا ہے۔ ابن حبانؒ نے اس کی توثیق کی ہے عقیلیؒ فرماتے ہیں : "صاحب مناکیر ہے، اس کی حدیث پر وہم کا غلبہ ہوتا ہے"۔ عقیلیؒ نے اس سے مروی تین احادیث نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ "ان سب کی کوئی اصل نہیں ہے"۔ عبد الملک بن مہران کے تفصیلی ترجمہ کے لیے تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ لابن عراق الکنانیؒ، مجمع الزوائد للهیثمیؒ، الضعفاء الکبیر للعقیلیؒ، الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم، لسان المیزان لابن حجرؒ، مجمع الزوائد للزغلولؒ، میزان الاعتدال للذہبیؒ اور سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانی وغیرہ کی طرف رجوع فرمائیں۔[38]

---

[36] المقاصد الحسنۃ للسخاویؒ ص ۳۹۵-۳۹۶ وکشف الخفاء للعجلونیؒ ج ۲ ص ۲۶۳-۲۹۳۔

[37] الموضوعات لابن الجوزیؒ ج ۳ ص ۱۴۴-۱۴۵، الفوائد المجموعۃ للشوکانیؒ ص ۲۴۳، اللآلی المصنوعۃ للسیوطیؒ ج ۲ ص ۳۲۸-۳۲۹، تنزیہ الشریعۃ لابن عراقؒ ج ۲ ص ۳۰۵، میزان الاعتدال للذہبیؒ ج ۲ ص ۶۲۵

[38] مجمع الزوائد للهیثمیؒ ج ۱ ص ۳۲۷، تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ لابن عراقؒ ج ۱ ص ۸۱، الضعفاء الکبیر للعقیلیؒ ج ۳ ص ۳۴-۳۵، الجرح والتعدیل لابن ابی حاتمؒ

باقی اگلے صفحہ پر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ج) اسی روایت کے تیسرے طریق کی تخریج ابو عبداللہ محمد بن سلامہ القضاعیؒ نے اپنی "مسند الشہاب" میں اس طرح فرمائی ہے۔

"أَنْبَأَنَا أَبُو الْقَاسِمِ يَحْيَى بْنُ عَلِيٍّ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ فِيلٍ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ سَيَّارٍ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَخْلَصَ لِلّٰهِ تَعَالَى أَرْبَعِينَ صَبَاحًا ظَهَرَتْ يَنَابِيعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهِ" ۳۹ لہ

لیکن قضاعیؒ کے اس طریق میں ایک راوی سوار بن مصعب الہمدانی الکوفی ہے۔ جسے امام نسائیؒ نے "متروک الحدیث" اور امام بخاریؒ نے "منکر الحدیث" قرار دیا ہے۔ علامہ ابن عراق الکنانیؒ بیان کرتے ہیں کہ "اس کے متروک ہونے پر اتفاق ہے۔" امام حاکمؒ فرماتے ہیں کہ عطیہ العوفی سے موضوعات روایت کرتا ہے۔ علامہ ہیثمیؒ نے ایک مقام پر اُسے "بہت زیادہ ضعیف" اور دوسرے مقام پر "متروک" لکھا ہے۔ عقیلیؒ فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن معینؒ کا ایک قول ہے کہ "ضعیف ہے" انہی کا ایک دوسرا قول ہے کہ "کچھ بھی نہیں ہے۔" ابن حبانؒ نے بھی یحییٰ بن معینؒ کا قول نقل کیا ہے اور فرماتے ہیں کہ یہ وہ شخص ہے جو مشاہیر کی طرف منسوب کر کے مناکیر لاتا ہے۔ علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ ابوداودؒ نے بھی اس کے غیر ثقہ ہونے کی شہادت دی ہے۔ ابن مصعب کی تفصیلی ترجمہ کے لیے "الضعفاء الصغیر"

گذشتہ سے پیوستہ

ج ۲ ص ۴۳۰، لسان المیزان لابن حجرؒ ج ۳ ص ۶۹، نہارس مجمع الزوائد للزغلولؒ ج ۳ ص ۳۳۹، میزان الاعتدال للذہبیؒ ج ۲ ص ۲۶۵، سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانی ج ۲ ص ۱۹۹۔ ۳۹ لہ مسند الشہاب للقضاعیؒ ج ۱ ص ۳۰ وکذا فی المقاصد الحسنۃ للسخاویؒ، ص ۳۹۵-۳۹۶ وکشف الخفاء للعجلونی ج ۲، ص ۲۹۲-۲۹۳ والموضوعات لابن الجوزیؒ ج ۳ ص ۱۴۴-۱۴۵ و اللآلی المصنوعۃ للسیوطیؒ ج ۲، ص ۳۲۷، ۳۲۹ وتنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ لابن عراقؒ ج ۲ ص ۳۰۵۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

للبخاریؒ، "مجموع الضعفاء والمتروکین" للسیروانؒ، "الضعفاء والمتروکون" للنسائیؒ، "تاریخ یحییٰ بن معینؒ"، الجرح والتعدیل لابن ابی حاتمؒ "الکامل فی الضعفاء" لابن عدیؒ "الضعفاء الکبیر" للعقیلیؒ، "فہارس مجمع الزوائد" للزغلولؒ "کتاب المجروحین" لابن حبانؒ، "مجمع الزوائد" للھیثمیؒ "تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ" لابن عراق الکنانیؒ، "میزان الاعتدال" للذھبیؒ "الموضوعات" لابن الجوزیؒ، "اللآلی المصنوعۃ" للسیوطیؒ "سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانی اور سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ للالبانی وغیرہ کی طرف رجوع فرمائیں۔[۴۱]

مندرجہ بالا طریق میں سوار بن مصعب جس راوی سے روایت کرتا ہے وہ ثابت بن اسلم البنانی ابو محمد تابعی البصریؒ ہیں، جن کی ثقاہت عند المحدثین مشہور ہے ان کے ترجمہ میں علامہ ذہبیؒ نے ابن عدیؒ کا ایک بہت اہم قول نقل فرمایا ہے: "ان کی حدیث میں جو نکارت واقع ہوتی ہے وہ (ثابت البنانیؒ کی طرف سے نہیں بلکہ اس راوی کی طرف سے ہوتی ہے جو اُن کے بعد اُن سے روایت کرتا ہے کیونکہ ان سے بہت سے ضعفاء نے روایت کی ہیں" پس معلوم ہوا کہ اس روایت میں اصل خرابی کی جڑ سوار بن مصعب ہی ہے۔ واللہ اعلم۔ ثابت البنانیؒ کے تفصیلی ترجمہ

۴۱؎ "الضعفاء الصغیر" للبخاری ترجمہ ۱۵۵، "التاریخ الکبیر" للبخاریؒ ج ۲، ص ۱۶۹، "الضعفاء والمتروکون" للنسائیؒ ترجمہ ۲۵۹، تاریخ یحییٰ بن معین ج ۲ ص ۲۴۳، "مجموع الضعفاء والمتروکین" للسیروان ص ۱۱۸-۲۲۴، "الجرح و التعدیل" لابن ابی حاتم ج ۴ ص ۲۷۱، الکامل فی الضعفاء لابن عدی ج ۳ ص ۱۲۹۳، الضعفاء الکبیر للعقیلی ج ۲ ص ۱۶۸، کتاب المجروحین لابن حبان ج ۱ ص ۳۵۶ "میزان الاعتدال" للذھبی ج ۲ ص ۲۴۶، "فہارس مجمع الزوائد" للزغلول ج ۳ ص ۳۰۵، "مجمع الزوائد" للھیثمی ج ۱ ص ۱۳۰، ۱۶۳ ج ۳ ص ۱۱۱، "الموضوعات" لابن الجوزی ج ۳ ص ۱۳۳-۱۳۵، "اللآلی المصنوعۃ" للسیوطی ج ۲ ص ۳۲۷-۳۲۹، "تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ" لابن عراق ج ۱ ص ۶۶، سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانی ج ۱ ص ۲۹،۵۶ سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ للألبانی ج ۲ ص ۵۶۵۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے "معرفۃ الثقات" للعجلی، "تہذیب التہذیب" لابن حجرؒ، "مجمع الزوائد" للہیثمیؒ، "میزان الاعتدال" للذہبیؒ، "فہارس مجمع الزوائد" للزغلول اور تحفۃ الأحوذی للمبارکفوریؒ وغیرہ کی طرف رجوع فرمائیں[1]۔

(د) اس روایت کا ایک چوتھا اور مرسل طریق بھی ہے جس کی تخریج ابو نعیمؒ نے "حلیۃ الأولیاء" میں اس طرح کی ہے:

"حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُرْجَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلُوِيَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يُخْلِصُ الْعِبَادَةَ لِلّٰهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا إِلَّا ظَهَرَتْ يَنَابِيعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهِ عَلَى لِسَانِهِ"

ابو نعیمؒ کے علاوہ اس مرسل طریق کی تخریج ہناد بن السریؒ نے "الزهد" میں حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حسین بن الحسن المروزیؒ نے "زوائد الزهد" میں ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ أَنْبَأَنَا حَجَّاجٌ عَنْ مَكْحُولٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، امام احمد بن حنبل نے "الزهد" میں "عَنْ مَكْحُولٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" اور ابن ابی شیبہؒ نے اپنی "مصنف" میں: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ" کے ساتھ کی ہے۔

ہناد کی مرسل روایت کے الفاظ اس طرح ہیں: مَنْ أَخْلَصَ لِلّٰهِ الْعِبَادَةَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ظَهَرَتْ يَنَابِيعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهِ عَلَى لِسَانِهِ" امام احمد بن حنبلؒ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: "مَنْ أَخْلَصَ لِلّٰهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا تَفَجَّرَتْ

---

[1] "معرفۃ الثقات" للعجلی ج ۱ ص ۲۵۹، "تہذیب التہذیب" لابن حجر ج ۲ ص ۳، "تقریب التہذیب" لابن حجر ج ۱ ص ۱۱۵، "میزان الاعتدال" للذہبی ج ۱ ص ۲۶۲، "مجمع الزوائد" للہیثمی ج ۲ ص ۲۷۵، "فہارس مجمع الزوائد" للزغلول ج ۳ ص ۲۶۱، تحفۃ الأحوذی للمبارکفوری ج ۱ ص ۲۷۷، ۱۵۷، ۲۸۹۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَنَابِيعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهٖ عَلٰى لِسَانِهٖ" اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں یہ الفاظ اس طرح وارد ہوئے ہیں: "مَا أَخْلَصَ عَبْدٌ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا إِلَّا ظَهَرَتْ يَنَابِيعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهٖ عَلٰى لِسَانِهٖ"۔

ابو نعیم کی مرسل روایت کو علامہ سیوطیؒ نے "اللآلی المصنوعة"[۴۲] میں نقل کیا ہے۔ امام احمدؒ کی مرسل روایت کو امام ابن تیمیہؒ نے "احادیث القصاص" میں، علامہ زرکشیؒ نے "اللآلی المنثورة" میں، علامہ شیبانیؒ نے "تمییز الطیب" میں، ملا علی قاریؒ نے "الأسرار المرفوعة" میں، علامہ عجلونیؒ نے "کشف الخفاء" میں اور علامہ سخاویؒ نے "المقاصد الحسنة"[۴۳] میں وارد کیا ہے۔ (علامہ عجلونیؒ فرماتے ہیں "اللآلی" میں کہا گیا ہے کہ اسے احمدؒ وغیرہ نے مکحول سے مرسلاً روایت کیا ہے"۔ اگر "اللآلی" سے علامہ عجلونیؒ کی مراد امام سیوطیؒ کی "اللآلی المصنوعة" ہے تو یہ دعویٰ غلط ہے۔ البتہ امام زرکشیؒ نے "اللآلی المنثورة" میں ایسا ذکر کیا ہے مگر امام زرکشیؒ کی اللآلی عموماً "التذکرة فی الاحادیث المشتهرة" کے نام سے معروف ہے) ابن ابی شیبہ کی مرسل روایت کو علامہ سیوطیؒ نے "اللآلی المصنوعة" میں، ابن عراق الکنانیؒ نے "تنزیہ الشریعة المرفوعة" میں، اور علامہ شوکانیؒ نے "الفوائد المجموعة" میں نقل کیا ہے۔ مگر اس کی صحت پر کوئی کلام نہیں کیا ہے[۴۴]۔

علامہ حافظ جلال الدین سیوطیؒ نے اپنی عادت کے مطابق علامہ حافظ ابن الجوزیؒ کی حضرت ابو ایوب انصاریؓ والی مرفوع روایت (جس کا ذکر اوپر طریق "الف"

---

[۴۲] "اللآلی المصنوعة" للسیوطیؒ ج ۲ ص ۳۲۸، تنزیہ الشریعة المرفوعة لابن عراق ج ۲ ص ۳۰۵

[۴۳] "احادیث القصاص" لابن تیمیة ص ۳۰۲، "اللآلی المنثورة" للزرکشی ص ۱۳۶، "تمییز الطیب" للشیبانی ص ۱۶۲، "الأسرار المرفوعة" للقاری ص ۲۱۷-۲۱۸، "کشف الخفاء" للعجلونی ج ۲ ص ۲۹۲-۲۹۳، "المقاصد الحسنة" للسخاوی ص ۳۹۵، ۳۹۶

[۴۴] "اللآلی المصنوعة" للسیوطی ج ۲ ص ۳۲۸، "تنزیہ الشریعة المرفوعة" لابن عراق ج ۲ ص ۳۰۵، الفوائد المجموعة للشوکانی ص ۲۴۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہو چکا ہے۔) پر تعقب کرتے ہوئے لکھا ہے: "تخریج الاحیاء میں حافظ عراقیؒ سے اس حدیث کی تضعیف میں خطاء ہوئی ہے کیونکہ اس کا ایک مرسل طریق عن مکحول بھی ہے۔ جس میں نہ محمد بن اسمٰعیل ہے اور نہ یزید" پھر علامہ سیوطیؒ اس چوتھے طریق "د" کے تحت ذکر کی گئی روایات میں سے ابونعیمؒ وہنادؒ اور ابن ابی شیبہؒ کی مرسل روایات کا ذکر کرتے ہیں اور اس طریق پر کوئی کلام نہ کرتے ہوئے سکوت اختیار فرماتے ہیں حالانکہ وہ بخوبی جانتے ہیں کہ اس مرسل طریق میں بھی حجاج بن ارطاۃ النخعی الکوفی موجود ہے، جو کثیر الخطاء اور مدلس ہے بلکہ بقول ابن حبانؒ: ابن مبارکؒ، یحییٰ القطانؒ، ابن مہدیؒ، یحییٰ بن معین، احمد بن حنبلؒ، زائدہؒ، علی بن مدینیؒ وغیرہ نے اسے ترک کیا اور امام بخاریؒ نے ساقط کرتے ہوئے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے۔ حجاج بن ارطاۃ پر تفصیلی جرح طریق "الف" کے تحت گزر چکی ہے۔

علامہ سیوطیؒ کے بیان کردہ اس مرسل طریق میں ایک دوسری اہم خرابی یہ بھی ہے کہ حجاج بن ارطاۃ النخعی، تابعی مکحول الدمشقی سے روایت کرتا ہے۔ حالانکہ حجاج کا مکحول سے قطعاً سماع نہیں ہے۔ جیسا کہ علامہ عجلیؒ اور شیخ عبدالرحمٰن بن یحییٰ المعلمی الیمانیؒ وغیرہ نے صراحت[۴۵] فرمائی ہے۔

(ھ) اس روایت کی تائید میں علامہ جلال الدین سیوطیؒ اور علامہ شوکانیؒ نے دیلمیؒ کی ایک اور مرفوع روایت پیش کی ہے جو اس طرح ہے:

وَأَنْبَأَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ أَنْبَأَنَا طَاهِرُ بْنُ مَاهِلَةَ أَنْبَأَنَا صَالِحُ بْنُ أَحْمَدَ إِجَازَةً ذَكَرَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ جَدِّي أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ زَاذَانَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ صُبْحٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ مَرْفُوعًا: مَا زَهِدَ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا إِلَّا أَثْبَتَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فِي قَلْبِهِ وَأَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهُ وَبَصَّرَهُ عَيْبَ الدُّنْيَا دَاءَهَا وَدَوَاءَهَا وَأَخْرَجَهُ مِنْهَا سَالِمًا إِلَى دَارِ

۴۵ معرفۃ الثقات للعجلی ج ۱ ص ۲۸۴ وحاشیہ برالفوائد المجموعۃ للشیخ الیمانی ص ۲۴۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السّلام "۔[۴۶]

لیکن اس طریق میں بھی دو راوی انتہائی مجروح ہیں:

(۱) بشیر بن زاذان اور (۲) عمر بن صبح ابو نعیم البلخی الخراسانی۔

بشیر بن زاذان کے متعلق امام عقیلیؒ فرماتے ہیں: "یحییٰؒ کا قول ہے کہ کچھ بھی نہیں ہے"۔ ابن حبانؒ فرماتے ہیں کہ اس کی حدیث پر وہم کا غلبہ رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ انہیں باطل بنا دیتا ہے۔" علامہ برہان الدین حلبیؒ، علامہ ابن عراق الکنانیؒ، علامہ ابن حجر عسقلانیؒ اور علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ "دارقطنیؒ وغیرہ نے اس کی تضعیف کی ہے۔ اور ابن الجوزیؒ نے اس کو حدیث وضع کرنے کے لیے متہم ٹھیرایا ہے"۔ بشیر بن زاذان کے تفصیلی ترجمہ کے لیے کَشْفُ الْحَثِیْثِ عَمَّنْ رُمِیَ بِوَضْعِ الْحَدِیْثِ للشیخ برہان الدین حلبیؒ، تعریف اہل التقدیس لابن حجرؒ، الکامل فی الضعفاء لابن عدیؒ، الموضوعات لابن الجوزیؒ، تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ لابن عراقؒ، الضعفاء الکبیر للعقیلیؒ، کتاب المجروحین لابن حبانؒ، "میزان الاعتدال" للذھبیؒ، اور سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للألبانی وغیرہ کی طرف رجوع فرمائیں[۴۷]۔

اس طریق کا دوسرا مجروح راوی عمر بن صبح ہے جس کے متعلق ابن حبان فرماتے ہیں: "یہ وہ شخص ہے جو ثقات پر احادیث وضع کرتا ہے، اس کی حدیث کا لکھنا جائز نہیں ہے"۔ ابن عراق الکنانیؒ فرماتے ہیں: "کذّاب اور وضع احادیث کا معترف ہے"۔ برہان الدین حلبی کا قول ہے کہ "مجاہیل میں سے ہے، نہ ثقہ ہے

---

[۴۶] اللآلی المصنوعۃ للسیوطی ج ۲ ص ۳۲۹، الفوائد المجموعۃ للشوکانی۔

[۴۷] کشف الحثیث للحلبی ص ۱۱۳ طبع وزارۃ الأوقاف بغداد ۱۹۸۴ء، الکامل فی الضعفاء لابن عدی ج ۱ ص ۱۶۰، تعریف اھل التقدیس لابن حجر ص ۱۳۸، الموضوعات لابن الجوزی ج ۲ ص ۳۰، تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ لابن عراق ج ۱ ص ۳۲، الضعفاء الکبیر للعقیلی ج ۱ ص ۱۴۴، کتاب المجروحین لابن حبان ج ۱ ص ۱۹۲، میزان الاعتدال للذھبی ج ۱ ص ۳۲۸، سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ للألبانی ج ۲ ص ۱۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہا دون ... ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ "متروک ہے، ابن راہویہؒ نے اس کی تکذیب کی ہے"۔ علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں: "دارقطنی وغیرہ نے اسے متروک بتایا ہے اور ازدیؒ کا قول ہے کہ کذاب ہے"۔ عمر بن صبیح کے تفصیلی ترجمہ کیلئے کشف الحثیث للحلبیؒ، الکامل فی الضعفاء لابن عدیؒ، تقریب التہذیب لابن حجرؒ، کتاب المجروحین لابن حبانؒ، میزان الاعتدال للذہبیؒ تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ لابن عراقؒ، سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانی اور سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ للألبانی وغیرہ[۴۸] ملاحظہ فرمائیں۔

(و) یہ حدیث عن یوسف بن عطیۃ الصفار عن ثابت عن انسؓ کے طریق سے مسنداً بھی مروی ہے جس کا تذکرہ علامہ حافظ ابن تیمیہؒ نے احادیث القصاص میں، علامہ زرکشیؒ نے "اللآلی المنثورۃ" میں، ملا علی قاریؒ نے علامہ زرکشیؒ کے حوالہ سے "الأسرار المرفوعۃ" میں اور علامہ اسماعیل عجلونیؒ نے کشف الخفاء میں کیا ہے۔

اس چھٹے طریق میں ایک راوی یوسف بن عطیہ الصفار ابوسہیل البصری ہے جو انتہائی ضعیف اور ناقابلِ احتجاج ہے۔ امام نسائیؒ فرماتے ہیں کہ "متروک الحدیث" ہے۔ علامہ ہیثمیؒ نے ایک مقام پر اسے "متروک" دوسرے مقام پر "ضعیف" اور ایک اور جگہ "ضعیف جداً" بتایا ہے۔ علامہ برہان الدین حلبیؒ کہتے ہیں کہ "اس کے ضعف پر اجماع ہے۔ فلاسؒ کا قول ہے کہ میرے علم میں نہیں ہے کہ وہ کذب بیانی کرتا ہو لیکن اس میں وہم پایا جاتا ہے"۔ علامہ ذہبیؒ بیان کرتے ہیں: "یحییٰؒ کا قول ہے کہ وہ کچھ بھی نہیں ہے۔ ابن عدیؒ فرماتے ہیں کہ اس کی احادیث عموماً غیر محفوظ ہوتی ہیں"۔ امام ذہبیؒ نے اس کی مناکیر میں سے تین احادیث

۴۸؎ کشف الحثیث للحلبی ص۳۱۷، الکامل فی الضعفاء لابن عدی ج۲ ص۲۰۳، تقریب التہذیب لابن حجر ج۲ ص۵۹، کتاب المجروحین لابن حبان ج۲ ص۸۸، میزان الاعتدال للذہبی ج۳ ص۲۰۶-۲۰۷، تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ لابن عراق ج۱ ص۹۱، سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانی ج۲ ص۳۷۷۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ذکر کیا ہے۔ عقیلیؒ فرماتے ہیں: "امام بخاریؒ نے اسے منکر الحدیث بتایا ہے۔ یحییٰؒ نے اس کی ایک حدیث کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ اس حدیث کی اسناد ثابت نہیں ہیں۔" امام ابن حجر عسقلانیؒ نے بھی اسے "متروک" قرار دیا ہے۔ ابنِ حبانؒ فرماتے ہیں: "یہ وہ شخص ہے جو اسانید از خود بنا لیتا اور متونِ موضوعہ کو اسانید صحیحہ کے ساتھ گھڑ کر بیان کرتا ہے۔ اس کے ساتھ کسی طور پر بھی احتجاج جائز نہیں ہے۔" علامہ ابنِ تیمیہؒ، علامہ زرکشیؒ اور علامہ اسماعیل عجلونیؒ وغیرہ نے بھی ابنِ عطیہ کی تضعیف کی ہے۔ ابنِ عطیہ کے تفصیلی ترجمہ کے لیے "الضعفاء والمتروکون" للنسائیؒ، "تاریخ یحیی بن معینؒ"، "سؤالات محمد بن عثمانؒ"، "التاریخ الکبیر" للبخاریؒ، "التاریخ الصغیر للبخاریؒ"، "المعرفۃ والتاریخ للبسویؒ"، "الجرح والتعدیل" لابنِ ابی حاتمؒ، "الکامل فی الضعفاء لابن عدیؒ"، "الضعفاء والمتروکون للدارقطنیؒ"، "تہذیب التہذیب" لابن حجرؒ، "تقریب التہذیب" لابن حجرؒ، "مجموع الضعفاء والمتروکین" للسیروان، "مجمع الزوائد" للہیثمیؒ، "تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ" لابن عراقؒ، "فہارس مجمع الزوائد" للزغلول، "کشف الحثیث" للحلبیؒ، "تاریخ روایۃ الدوریؒ"، "الضعفاء الکبیر" للعقیلیؒ، "کتاب المجروحین" لابن حبان، "میزان الاعتدال" للذہبیؒ، "احادیث القصاص" لابن تیمیہؒ، "اللآلی المنثورۃ" للزرکشیؒ، "کشف الخفاء للعجلونیؒ"، "سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ" للألبانی اور "سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ" للألبانی وغیرہ کی طرف رجوع فرمائیں۔[۹۹]

اب زیرِ مطالعہ حدیث کے ان جملہ طرق پر بحث کرنے کے بعد چند مشہور ائمہ حدیث کے فیصلے بھی پیشِ خدمت ہیں۔

علامہ ابنِ جوزیؒ نے اپنی کتاب "الموضوعات" کے باب "مَنْ أَخْلَصَ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا" میں حضرات ابو ایوب انصاریؓ، ابوموسیٰ

۹۹؎ "الضعفاء والمتروکون" للنسائی ترجمہ ۲۱۷، "تاریخ یحیی بن معین ج ۴ ص ۲۰۹-۸"، "سؤالات محمد بن عثمان ۲۴"، "التاریخ الکبیر" للبخاری ج ۸ ص ۳۰۵، "التاریخ الصغیر للبخاری ج ۲ ص ۲۲۳"، "المعرفۃ والتاریخ للبسوی ج ۳ ص ۶۰"، "الجرح والتعدیل" لابن ابی حاتم ج ۴ ص ۲۲۶، "الکامل فی الضعفاء" (باقی اگلے صفحہ پر)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشعریؒ اور ابن عباسؓ کی تینوں مرفوع روایات نقل کرنے کے بعد فرمایا ہے:
یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرنا صحیح نہیں ہے" یعنی امام ابن الجوزیؒ کے نزدیک یہ حدیث "موضوع" ہے۔ علامہ سمہودیؒ، حوت بیروتیؒ اور علامہ صنعانیؒ نے بھی امام ابن الجوزیؒ کی رائے سے اتفاق کیا اور توقیر فرمائی ہے۔ لیکن علامہ صنعانیؒ کی بیان کردہ روایت کے الفاظ اس طرح ہیں: "مَنْ أَخْلَصَ لِلّٰهِ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا نَوَّرَ اللّٰهُ تَعَالَى قَلْبَهٗ وَ أَجْرَى يَنَابِيْعَ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهٖ عَلٰى لِسَانِهٖ" یہ روایت علامہ صنعانیؒ کے نزدیک "موضوع" ہے۔ علامہ ابن تیمیہؒ، علامہ زرکشیؒ، ملا علی القاریؒ، علامہ شیبانیؒ، علامہ شوکانیؒ، علامہ عجلونیؒ، علامہ عراقی، علامہ ابن عراق الکنانیؒ، علامہ سخاویؒ اور علامہ محمد ناصر الدین الألبانی حفظہ اللہ وغیرہ نے اسے "موضوع" کے بجائے "ضعیف" قرار دیا ہے۔ علامہ ذہبیؒ اسے "باطل" قرار دیتے ہیں۔ علامہ سیوطی نے اس کے کچھ طرق کی تضعیف کی ہے اور کچھ کو اپنے موقف کی دلیل اور اثبات کے طور پر پیش کیا ہے۔
علامہ ابن عراق الکنانیؒ جامع رزین العبدری میں ابن عباسؓ سے مروی روایت کے متعلق حافظ

بقیہ حاشیہ: لابن عدی ج ۷ ص ۲۶۱، "الضعفاء والمتروکون" للدارقطنی ترجمہ ۶۰۱، "تہذیب التہذیب" لابن حجر ج ۱۱ ص ۴۱۹، "تقریب التہذیب" لابن حجر ج ۲ ص ۳۸۱، "مجموع الضعفاء والمتروکین" للسیروان ص ۲۳۷-۳۹۱، "مجمع الزوائد" للہیثمی ج ۳ ص ۱۳۶، ج ۷ ص ۲۰، ج ۱۰ ص ۲۴۰، "کشف الحثیث" للحلبی ص ۴۶۸، "تاریخ روایۃ الدوری" ص ۳۲۴، "الضعفاء الکبیر" للعقیلی ج ۲ ص ۲۵۵، "کتاب المجروحین" لابن حبان ج ۳ ص ۱۳۴، "میزان الاعتدال" للذہبی ج ۴ ص ۲۹۸-۳۰۰، "فہارس مجمع الزوائد" للزغلول ج ۳ ص ۴۳۰، "تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ" لابن عراق ج ۱ ص ۱۳۰، "احادیث القصاص" لابن تیمیہ ص ۴۷-۳۰، "اللآلی المنثورۃ" للزرکشی ص ۱۳۷، "کشف الخفاء" للعجلونی ج ۲ ص ۲۹۲-۲۹۳، "سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ" للألبانی ج ۱ ص ۲۵۵، ج ۲ ص ۱۴۰، ج ۳ ص ۲۱۸، "سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ" للألبانی جلد ۱ ص ۸۵، جلد ۲ ص ۲۲۶۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منذری کا قول نقل فرماتے ہیں: "میں اس کی کسی صحیح اور حسن اسناد سے واقف نہیں ہوں مگر اس کا ذکر ضعفاء کی کتب مثلاً الکامل لابن عدی وغیرہ میں ملتا ہے۔" ملا علی قاری اس کے مرسل طریق کے متعلق فرماتے ہیں: "حدیث مرسل بھی عند الجمہور حجت ہے۔" حالانکہ آں مرحوم کا یہ دعویٰ انتہائی قابل گرفت ہے۔ جو لوگ "مصطلح الحدیث" سے بخوبی واقف ہیں ان پر یہ حقیقت پوشیدہ نہیں ہے کہ جمہور علمائے حدیث کے نزدیک حدیث مرسل کا شمار بھی ضعیف حدیث کی قسم میں ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ علامہ محمد ناصر الدین الالبانی اور شیخ عز الدین بلیق وغیرہ نے اپنی تصانیف میں اس امر کی صراحت فرمائی ہے اور ظاہر ہے کہ ضعیف احادیث حجت نہیں ہوا کرتیں۔

مختصر یہ کہ مروج "چلہ کشی" کا جواز کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ نیز اس سے مزعومہ فضیلت و مقاصد کا حصول بالکل بے بنیاد اور لغویات ہے۔ چنانچہ علامہ ابن الجوزی فرماتے ہیں:

"صوفیاء اور زاہدین کی ایک جماعت اس حدیث پر عمل کرتی ہے حالانکہ سرے سے یہ بات ثابت ہی نہیں ہے یہ لوگ آبادیوں سے کٹ کر ویران، خلوت کے مسکن اور خانقاہوں میں چالیس دن تک رہتے ہیں اور روٹی کھانے سے پرہیز کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض صرف پھلوں پر ہی گزر کرتے ہیں یا ایسی اشیاء کھاتے ہیں جو روٹی کی بہ نسبت کم طاقت ور اور بدن کو ضعف پہنچانے والی ہوں۔ پھر چالیس دن پورے کرنے کے بعد اپنی خانقاہوں سے باہر نکل کر ہذیان کی باتیں کرنا شروع کر دیتے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ تمام لغویات اصلاً حکمت کی باتیں ہیں۔ اگر یہ حدیث صحیح ہوتی تو بھی اخلاص کا تعلق

---

۱۵ سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة للألباني جلد ۱ ص ۱۵، منهاج الصالحين من الأحاديث وسنة خاتم الأنبياء والمرسلين للشيخ عز الدين بليق ص ۲۹، طبع دار الفتح بيروت سنہ ۱۹۸۲ء۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصدِ قلب سے ہوتا نہ کہ جسمانی فعل سے[اشیؔ]

عصرِ موجودہ میں "چلّہ کشی" کی یہ وباء صرف خانقاہوں اور ویران مقامات تک ہی محدود نہیں رہی ہے بلکہ برصغیر کی ایک غیر منظم لیکن فعال بڑی دینی جماعت (تبلیغی جماعت) کے طریقۂ تبلیغ کا ایک لازمی جزو بن چکی ہے۔ چنانچہ زیرِ مطالعہ حدیث پر عمل کرتے ہوئے۔ اس جماعت کے وابستگان دین کی تبلیغ و اشاعت کی غرض سے انتہائی خلوص اور دینی جذبہ سے سرشار ہو کر چالیس دن کے لیے اللہ کی راہ میں اپنے گھروں سے نکل پڑتے ہیں اور دور دراز مقامات کے سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے کوچہ کوچہ پھر کر بندگانِ خدا کو نماز و روزہ وغیرہ کی تلقین کرتے ہیں۔ جو شخص جتنی بار ان چلّوں میں شرکت کرتا ہے اتنا ہی زیادہ اُسے باسعادت اور خوش نصیب تصور کیا جاتا ہے۔ بعض لوگ ان تبلیغی چلّوں میں شرکت کو اس درجہ اہمیت دیتے ہیں کہ حقوق العباد، عائلی ذمہ داریوں، معاشی اور معاشرتی تقاضوں سے راہِ فرار اختیار کرتے ہوئے سب کچھ محض دو جملے "توکل علی اللہ" اور "فی امان اللہ" کہہ کر اپنے گھروں سے نکل پڑتے ہیں۔ ایک بار گھر سے نکلنے کے بعد پے در پے کئی کئی چلّے کرتے چلے جاتے ہیں اور دور دراز شہروں (کبھی کبھی سمندر پار کئی کئی برّاعظموں) کے سیر سپاٹے سے فارغ ہو کر سالہا سال بعد گھر لوٹتے ہیں، جو اس تبلیغی چلّہ کی انتہائی کریہہ، مذموم اور قابلِ نفرت صورت ہے۔

"چلّہ کشی" کے غیر مشروع ہونے پر جو بحث اور پیش کی جا چکی ہے اس کے بعد اب مزید کسی وضاحت و تفصیل کی نہ حاجت باقی ہے اور نہ گنجائش لہٰذا ہم علامہ اقبال مرحوم کے ایک شعر کے ساتھ ہی زیرِ نظر مضمون کو ختم کرتے ہیں۔

یہ معاملے ہیں نازک جو تری رضا ہو تو کر
کہ مجھے تو خوش نہ آیا یہ طریقِ خانقاہی[۲]

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

---

[۱] الموضوعات لابن الجوزی ج ۳ ص ۱۴۵

[۲] "بالِ جبریل" مصنفہ علامہ اقبال ص ۲۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ